میلاد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

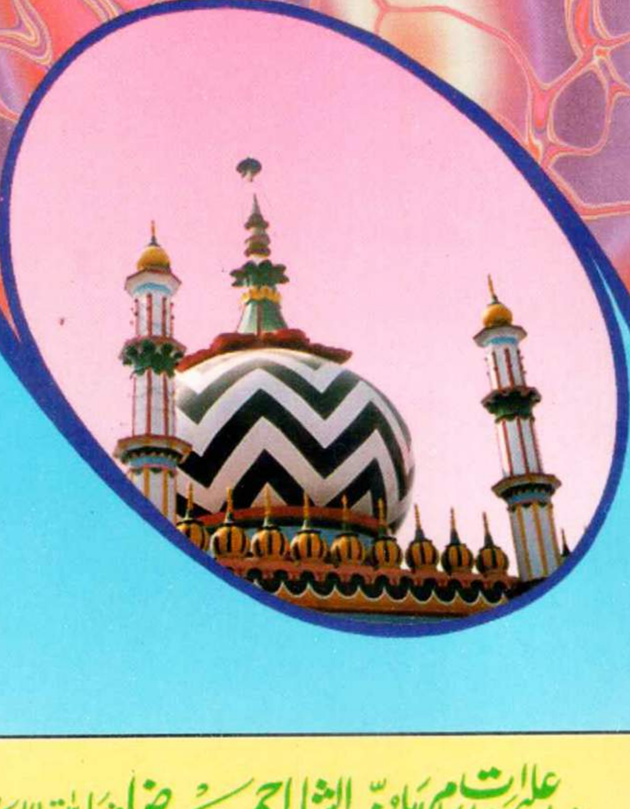

از: اعلیٰحضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر: رضا اکیڈمی بمبئی

حدیث شریف کی میلاد مبارک اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان فیض ترجمان سے

جو

بعد نقل اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سُنا لی گئی تھی

مسمّٰی بہ

المیلاد النبویہ فی الالفاظ الرضویہ

تصنیف

اعلیحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت

مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض حضور مفتی اعظم علامہ الشاہ حضرت محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

فون: ۳۷۰۲۲۹۶

سلسلۂ اشاعت ۱۲۵

سنِ اشاعت ۱۴۱۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ الذی فضل سیدنا و مولٰنا محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی العٰلمین جمیعاً واقامہ یوم القیامۃ للمذنبین المتلوثین الخطائین الھالکین شفیعاً۔ فصلے اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علیہ وعلیٰ کل من ھو محبوب و مرضیّ لدیہ صلاۃ تبقیٰ وتدوم بدوام الملک الحی القیوم واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان سیدنا و مولٰنا محمداً عبدہٗ ورسولہٗ بالھدے ودین الحق ارسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اجمعین وبارک وسلم۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ الحمد للہ رب العٰلمین ٥ الرحمن الرحیم ٥ مالک یوم الدین ٥ ایاک نعبد وایاک نستعین ٥ اھدنا الصراط المستقیم ٥ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین ٥

آمین

حضرت عزت جل جلالہٗ اپنی کتاب کریم و ذکر حکیم میں اپنے بندوں پر اپنی
رحمت تامہ گسترده فرماتا اور اون کو اپنے دربار تک وصول کا طریقہ بتاتا ہے
یہ سورۂ مبارکہ رب العزۃ تبارک و تعالےٰ نے اپنی کتاب میں اپنے بندوں کو
تعلیم فرمائی اور خود اون کی طرف سے ارشاد ہوئی۔ ابتدا اسکی اور تمام
سُور قرآن عظیم کی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے فرمائی گئی۔ اول حقیقی اللہ
عزوجل ہے ھو الاوّل و الآخر و الظاھر و الباطن و ھو بکل شئی
علیم۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا اسم جلالت اللہ سے ہونی چاہیے تھی
کہ اللہ الرحمن الرحیم۔ مگر ابتدا یوں فرمائی گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وہ جو اوّل
حقیقی اللہ کا علم ذات ہے کہ ذات واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمالیہ پر دال
ہے اوس سے پہلے اسم کا لفظ لائے اور اوس پر بے کا حرف داخل فرمایا۔ گویا
اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ اپنی الوہیت وحدانیت و ہویت میں بے غایت
ظہور سے بنغایت بطون میں ہے۔ بندوں کو اوس تک وصول محال کیسکی
عقل کیسکا وہم کسی کا خیال اوس تک نہیں پہنچتا جس کا نام اللہ ہے وہ پاک و
منزہ ہے اس سے کہ اوس تک فکر و وہم کا وصول ہو سکے۔ ایسی مخفی و باطن
شے اوس تک وصول کے لیے علامت درکار اور اسم کہتے ہیں علامت کو جو
دلالت کرے ذات پر تو اسم اللہ ذریعہ ہوا وصول کا اور اسم جبکہ نام ٹھہرا اوس
شئے کا جو دلالت کرنیوالی ہے ذات پر ذات پاک ہے اس سے کہ اوسے کسی
شئے کی حاجت ہو ضرور ہے کہ ذات پر دلالت کرنے کے لیے تین چیزیں ہونی
چاہییں۔ ایک ذات ہو دوسرا اوس کا غیر ہو تیسرا بیچ میں کوئی واسطہ ہو جو دلالت
کرے اوس غیر کو اوس ذات کی طرف وہ ذات ذات الٰہی ہے اور وہ غیر
یہ تمام عالم مخلوقات اور اسم اللہ کہ اللہ پر دلالت کرنیوالا ہے وہ محمد صلی اللہ

تعالےٰ علیہ وسلم ہیں تو گویا ابتدا اسی نام اقدس سے فرمائی گئی۔ اپنے نام پاک سے پہلے نام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لایا جاتا ہے کہ ذریعۂ وصول ہوئے اسم اللہ تمام مخلوقات کے لیے جو ازل سے ابد تک وجود میں لائی گئی ذات اقدس کی طرف دال ہے اس واسطے کہ تمام جہان کو اللہ کی طرف ہدایت حضور ہی نے فرمائی حضور ہی ہادی ہیں مخلوقِ الٰہی کے یہانتک کہ انبیائے کرام و مرسلین عظام کے بھی ہادی ہیں تو حضور کے سوا جتنے ہادی ہیں دلالت مطلقہ سے موصوف نہیں ہو سکتے کہ اونھوں نے تمام مخلوق کو دلالت کی ہو اونکو کسی نے دلالت نہ کی ہو ایسا نہیں اگر وہ امتوں کے دال ہیں تو حضور کے مدلول ہیں دلالت مطلقہ خاص حضور اقدس ہی کے لیے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام غیر اللہ کو اللہ کی طرف جس نے دلالت کی وہ محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تمام مخلوقات الٰہی میں کچھ تو وہ ہیں جو اللہ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے کچھ وہ ہیں جو علاقہ رکھتے ہیں وسائط کے ساتھ مگر دوسرا اون سے علاقہ نہیں رکھتا مہدی ہیں ہادی نہیں یعنی ہادی بالذات نہیں اگرچہ بالواسطہ ہادی ہوں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الاطلاق ہادی و مہدی ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم۔ فعل۔ حرف۔ حرف تو نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ فعل مسند ہوتا ہے مگر مسند الیہ نہیں ہوتا۔ اسم مسند بھی ہوتا ہے اور مسند الیہ بھی تو وہ جو بے علاقہ ہیں ذات الٰہی سے وہ حرف ہیں کہ ومنھم من یعبد اللہ علی حرف فان اصابہ خیر ن اطمان بہ وان اصابتہ فتنۃ ن انقلب علی وجھہ خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ھو الخسران المبین ۵ کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کو پوجتے ہیں کنارے پر تو اگر بھلائی پہنچ گئی تو مطمئن

رہے اور اگر کوئی آزمائش ہوئی تو کنارے پر کھڑے ہی ہیں فوراً ایک قدم میں بدل گئے پلٹ گئے اونکو دنیا و آخرت دونوں میں خسارہ ہوا اور یہی کھلا خسارہ ہے تو یہ نہ مسند ہیں نہ مسند الیہ کہ حرف ہیں۔ اور وہ جو خود ذات الٰہی سے علاقہ رکھتے ہیں مگر بالذات اون سے دوسرا علاقہ نہیں رکھتا وہ تمام مومنین و ہادین کہ مسند ہیں مگر بالذات مسند الیہ نہیں وہ فعل ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ کریم بیشک مسند و مسند الیہ بالذات و بے وساطت ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم ہیں کہ اونکو اپنے رب سے نسبت ہے اور سبکو ان سے نسبت ہے اور یہی شان ہے اسم کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ و بارک وسلم۔ اسم کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ اوسپر حرف تعریف داخل ہوتا ہے اور تعریف کی حد ہے حمد اور حمد کی تکثیر ہے تحمید اور اُسی سے مشتق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ و بارک وسلم یعنی بار بار اور بکثرت بیشمار تعریف کیے گئے حمد کیے گئے تو مخلوقات میں تعریف کے اصل مستحق نہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہی اصل جملہ کمالات ہیں جسکو جو کمال ملا ہے وہ حضور ہی کے کمال کا صدقہ اور ظل و پرتو ہے۔

امام سیدی محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے قصیدۂ ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں

کیف ترقی رقیک الانبیاءُ یاسماءً ماطاولتہا سماءُ
لم یساووک فی علاک وقد حا ل سنًا منک دونہم وسناءُ
انما مثلوا صفاتک للنا س کما مثل النجوم الماءُ

انبیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ترقی کیسے پاسکیں اے وہ آسمان جس سے کوئی آسمان بلندی میں مقابلہ نہیں کرسکتا وہ حضور کے مراتب بلند

کے قریب بھی نہ پہنچے حضور کی رفعت ورو شنی حضور تک پہنچنے سے
اونھیں حائل ہوگئی وہ تو حضور کی صفات کریمہ کا پر تو لوگوں کو دکھا رہے
ہیں جیسے ستاروں کی شبیہ پانی دکھاتا ہے حضور کی صفات کو نجوم سے تشبیہ
دی کہ وہ لاتعد ولاتحصی ہیں انبیائے کرام غایت انجلامیں مثل پانی کے ہیں
اپنی صفا کے سبب اون نجوم کا عکس لیکر ظاہر کرتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ
وعلیہم وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ حمد ہوا کرتی ہے متقابل کسی صفت کمال
کے اور تمام صفات کمال مخلوقات میں خاص ہیں حضور کے لیے باقی کو جو
ملا ہے حضور کا عطیہ وصدقہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
ہیں انما انا قاسم واللّٰہ المعطی عطا فرمانے والا اللہ ہے اور تقسیم کرنے
والا میں۔ کوئی تخصیص نہیں فرمائی کہ کس چیز کا عطا فرمانے والا اللہ ہے
اور کس چیز کے حضور قاسم ہیں ایسی جگہ اطلاق دلیل تعمیم ہے کونسی چیز ہر
جس کا دینے والا اللہ نہیں تو جو چیز جس کو اللہ نے دی تقسیم فرمانے والے
اُس کے حضور ہی ہیں جو اطلاق وتعمیم وہاں ہے یہاں بھی ہے جو جس کو
ملا اور جو کچھ بٹا اور بٹے گا ابتدائے خلق سے ابدالاباد تک ظاہر وباطن میں
روح وجسم میں ارض وسما میں عرش وفرش میں دنیا وآخرت میں جو کچھ
ہے اوس سب کے باٹنے والے حضور ہی ہیں اللہ عطا فرماتا ہے اور
ان کے ہاتھ سے ملتا ہے اور ملے گا الی ابدالآباد۔ لہٰذا مخلوقات میں
تعریف کے اصل مستحق یہ ہی ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ و
بارک وسلم۔ اسم کا خاصہ ہے جر اور جر کے معنی میں کشش یعنی جذب
فرمانا یہ خاصہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھینچنا دو طرح
ہوتا ہے ایک کھینچنا بلا مزاحمت کہ جس کو کھینچا جائے وہ کھنچ آئے دوسرا

کھینچنا مزاحمت کے ساتھ کہ کھینچنے والا تو کھینچ رہا ہے اور یہ کھنچنا نہیں چاہتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انتم تتقحمون فی النار کالفراش وانا آخذ بحجزکم ھلم الی تم پروانوں کی مانند آگ پر گرے پڑتے ہو اور میں تمہارا بند کمر پکڑے کھینچ رہا ہوں کہ میری طرف آؤ یہ شان ہے جر یعنی کشش کی اسم نحوی کا خاصہ جر من حیث الوقوع ہے اور اسم اللہ کا من حیث الصدور ہاں جر اون احوال وکیفیات سے ناشی ہوتا ہے جن پر حروف جارہ دلالت کرتے ہیں وہ یہاں بروجہ اتم ہیں مثلاً (بے) کے معنی ہیں الصاق یعنی ملانا یہ خاص کام ہے حضور اقدس کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم کہ خلق کو خالق سے ملاتے ہیں یا من کہ ابتدائے غایت کے لیے ہے یہ بھی خاص ہے حضور ہی کے لیے یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ اے جابر تمام جہان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہر فضل وہر کمال حتی کہ وجود میں بھی ابتدا انھیں سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم الی آتا ہے انتہائے غایت کے لیے انتہائے کمال انھیں پر بلکہ ہر فرد کمال انھیں پر منتہی ہوتا ہے اول الانبیا بھی وہی ہیں اور خاتم النبیین بھی وہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ تلمسانی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ایکبار جبریل امین حاضر بارگاہِ اقدس ہوئے اور عرض کی السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن رب العزۃ نے قرآن عظیم میں اپنی صفت کریمہ فرمائی ہے ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئی علیم ہ

اس آیت کے لحاظ سے حضور نے جبریل سے فرمایا کہ یہ صفات میرے
رب عزوجل کی ہیں عرض کی یہ صفات اللہ عزوجل کی ہیں اوسنے حضور کو
بھی ان سے متصف فرمایا اللہ نے حضور کو اول کیا تمام مخلوق سے پہلے
حضور کے نور کو پیدا کیا اور اللہ نے حضور کو آخر کیا کہ تمام انبیا کے بعد مبعوث
فرمایا اور حضور کو ظاہر کیا اپنے معجزات بینہ سے کہ عالم میں کسی کو شک و شبہ
کی مجال نہیں اور حضور کو باطن کیا ایسے غایت ظہور سے کہ آفتاب اوس
کے کروڑویں حصہ کو نہیں پہنچتا آفتاب اور جملہ انوار اونھیں کے تو پر تو ہیں
آفتاب میں شک ہو سکتا ہے اور اونمیں شک ممکن نہیں فرض کیجیے اگر
ہم نصف النہار پر ایک روشن شرارہ آفتاب کی برابر دیکھیں جسے اپنے گمان
سے یقیناً آفتاب سمجھیں اور اوسکی دھوپ بھی دوپہر ہی کی طرح پھیلی ہو
اور حضور فرمائیں یہ آفتاب نہیں کوئی کرۂ نار کا شرارہ ہے یقیناً ہر مسلمان
صدق دل سے فوراً ایمان لائے گا کہ حضور کا ارشاد قطعاً حق و صحیح ہے
اور آفتاب سمجھنا میرے نگاہ و گمان کی غلطی صریح ہے آخر اسکی وجہ کیا
یہی کہ آفتاب ہنوز معرض خفا میں ہے اور حضور پر اصلا خفا نہیں آفتاب
سے کروروں درجہ زیادہ روشن ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور اونکا
یہ غایت ظہور ہی غایت بطون کا سبب ہے اور حضور کے بطون کی یہ شان ہے کہ خدا
کے سوا حضور کی حقیقت سے کوئی واقف ہی نہیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
تعالیٰ عنہ جو اعرف الناس یعنی سب سے زیادہ حضور کے پہچاننے والے
اس امت مرحومہ میں ہیں اسیواسطے اونکا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے معرفت
الٰہی وہ معرفتِ محمد ہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جسکو انکی معرفت زائد
ہے اوسکو معرفتِ الٰہی بھی زائد ہے صدیق اکبر جیسے اعرف الناس کہ تمام

جہان سے زیادہ حضور کی معرفت رکھتے ہیں اونسے ارشاد فرمایا یا ابابکر لم یعرفنی حقیقۃً غیر ربی ۔ اے ابو بکر جیسا میں ہوں سوا میرے رب کے اور کسی نے نہ پہچانا باطن ایسے کہ خدا کے سوا کسی نے اونکو پہچانا ہی نہیں اور ظاہر بھی ایسے کہ ہر بیتہ ہر ذرّہ شجر و حجر وحوش و طیور حضور کو جانتے ہیں یہ کمال ظہور ہے صدیق اپنے مرتبہ کے لایق حضور کو جانتے ہیں جبریل امین اپنے مرتبہ کے لایق پہچانتے ہیں انبیا و مرسلین اپنے اپنے مراتب کے لائق باقی رہا حقیقۃً اونکو پہچاننا تو اونکا جاننے والا اونکا رب ہے تبارک و تعالےٰ اونکا بنانیوالا اونکا نوازنے والا ۔ اونکی حقیقت کے پہچاننے میں دوسرے کے واسطے حصّہ ہی نہیں رکھا ۔ بلاتشبیہ محب نہیں چاہتا کہ جو ادا محبوب کی اوسکے ساتھ ہے وہ دوسرے کے ساتھ ہو اللہ تمام جہان سے زیادہ غیرت والا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں انہ لغیور وانا اغیر منہ واللہ اغیر منی وہ غیرت والا ہے اور میں اوس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھسے زیادہ غیرت والا ہے وہ کیونکر روا رکھے گا کہ دوسرا میرے حبیب کی اوس خاص ادا پر مطلع ہو جو میرے ساتھ ہے اسی واسطے فرمایا جاتا ہے جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا ہم تو قوم نیام تسلوا عنہ بالحلم ہیں ہی سوتے ہیں خواب ہی میں زیارت پر راضی ہیں انصاف یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حقیقت اقدس کے لحاظ سے اسی کے مصداق ہیں دنیا خواب ہے اور اوس کی بیداری نیند امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں الناس نیام اذا ماتوا انتبھوا لوگ سوتے ہیں جب

مریں گے جاگیں گے خواب اور دنیا کی بیداری میں اتنا فرق ہے کہ خواب کے بعد آنکھ کھلی اور کچھ نہ تھا اور یہاں آنکھ بند ہوئی اور کچھ نہ تھا نتیجہ دونوں جگہ ایک ہے وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور خواب میں جمال اقدس کی زیارت ضرور حق ہوتی ہے خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رانی فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل بی جس نے مجھے دیکھا اوس نے حق دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا پھر لوگ مختلف اشکال واحوال میں دیکھتے ہیں وہ اختلاف اون کے اپنے ایمان واحوال ہی کا ہے ہر ایک اپنے ایمان کے لائق اونکو دیکھتا ہے یونہی بیداری میں جتنے دیکھنے والے تھے سب اوس آئینہ حق نما میں اپنے ایمان کی صورت دیکھتے ورنہ اونکی صورت حقیقیہ پر غیرت الٰہیہ کے ستر ہزار پردے ڈالے گئے ہیں کہ اونمیں سے اگر ایک پردہ اوٹھا دیا جائے آفتاب جلکر خاک ہو جائے جیسے آفتاب کے آگے ستارے غائب ہو جاتے ہیں اور جو ستارہ اوس سے قران میں ہو احتراق میں کہلاتا ہے تو صحابہ کرام نے بھی خواب ہی میں زیارت کی نہ رب العزۃ کو کوئی بیداری میں دنیا میں دیکھ سکتا ہے نہ جمالِ انور حضور اقدس کو جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج کہ رب العزۃ جل وعلا کو بیداری میں چشم سر سے دیکھا وہ دیکھنا دنیا سے ورا تھا کہ دنیا ساتویں زمین سے ساتویں آسمان تک ہے اور یہ رویت لامکاں میں ہوئی بالجملہ اوسوقت بھی ہر شخص نے اپنے ایمان ہی کی صورت دیکھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئینۂ خدا ساز ہیں۔ ابوجہل لعین حاضر ہو کر عرض کرتا ہے "زشت نقش کز نبی ہاشم شگفت" حضور فرماتے ہیں صدقت تو سچ کہتا ہے ابوبکر

صدیق اکبر عرض کرتے ہیں حضور سے زیادہ کوئی خوبصورت نہ پیدا ہو حضور بیمثل ہیں حضور آفتاب ہیں نہ شرقی نہ غربی ارشاد فرمایا صدقت تم سچ کہتے ہو صحابہ نے عرض کی حضور نے دو متضاد قولوں کی تصدیق فرمائی ارشاد فرمایا ؎ گفت من آئینہ ام مصقول دوست ٭ ترک ہند و درمن آں بیند کہ اوست میں تو اپنے چاہنے والے رب تبارک وتعالیٰ کا اجالا ہوا آئینہ ہوں ابوجہل کہ ظلمت کفر میں آلودہ ہے اوسکو اپنے کفر کی تاریکی نظر آئی اور ابوبکر سب سے بہتر ہیں اونھوں نے اپنا نور ایمان دیکھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ لہٰذا ذات کریم جامع کمال ظہور وکمال بطون ہے۔ ظہور کسی شئے کا جب ایک ترقی محدود تک ہوتا ہے وہ شئے نظر آتی ہے اور جب حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو وہ نظر نہیں آتی۔ آفتاب جب افق سے نکلتا ہے سرخی مائل کچھ بخارات وغبارات میں ہوتا ہے۔ ہر شخص کی نگاہ اوسپر جمتی ہے جب ٹھیک نصف النہار پر پہنچتا ہے غایت ظہور سے باطن ہو جاتا ہے اب نگاہیں اوسپر نہیں ٹھہر سکتیں خیرہ ہو کر واپس آتی ہیں غایت ظہور پر پہنچا جسکی وجہ سے غایت بطون میں ہو گیا۔ آفتاب کہ نام ہے اونکی گلی کے ایک ذرّہ کا وہ آفتاب حقیقت کہ رب العزۃ نے اپنی ذات کے لیے اوسکو آئینہ کاملہ بنایا ہے اور اوسمیں مع ذات وصفات کے تجلی فرمائی ہے حقیقت اوس ذات کی کون پہچان سکتا ہے وہ غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ اسی سبب سے نام اقدس میں دونوں رعایتیں رکھی ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت اور بار بار غیر متناہی تعریف کیے گئے اطلاق نے تمام تعریفوں کو جمع فرما لیا ہے یہ تو شان

ہے غایت ظہور کی اور نام اقدس پر الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا یعنی ایسے ظاہر ہیں کہ مستغنی عن التعریف ہیں تعریف کی ضرورت نہیں یا ایسے بطون میں ہیں کہ تعریف ہو نہیں سکتی تعریف عہد یا استغراق یا جنس کیلیے ہے وہ اپنے رب کی وحدت حقیقیہ کے مظہر کامل اپنے جملہ فضائل وکمالات میں شریک سے منزہ ہیں امام محمد بوصیری بردہ شریف میں فرماتے ہیں ؎

منزہ عن شریك فی محاسنه فجوهر الحسن فیه غیر منقسم

اپنی خوبیوں میں شریک سے پاک ہیں اون کے حسن کا جوہر فرد قابل انقسام نہیں کہ یہاں جنسیت واستغراق نامتصور اور عہد فرع معرفت ہے اور اونکو ذاتاً وحقیقۃً کوئی پہچان ہی نہیں سکتا تو نام اقدس پر کہ علم ذات ہے لام تعریف کیونکر داخل ہو۔

جس طرح من۔ الی جر کرتے ہیں اسیطرح کاف تشبیہ بھی جر کے لیے آتا ہے۔ ذات الٰہی کمال تنزیہ کے مرتبے میں ہے اور متشابہات میں تشبیہات بھی وارد صحیح مذہب محققین کا یہ ہے کہ تنزیہ ہے اوسکی ذات وصفات کے لیے اور تشبیہ ہے تجلیات کے لیے۔ دونوں کو اس آیہ کریمہ میں جمع فرمادیا لیس کمثله شیٔ وهو السمیع البصیر لیس کمثلہ شے کوئی شے اوس کے مثل نہیں یہ تنزیہ ہوئی اور وہو السمیع البصیر وہی ہے سننے دیکھنے والا یہ تشبیہ۔ جبتک اللہ نے عالم نہ بنایا تھا تشبیہ نتھی جب عالم بنایا تو نہ عالم خیال نہ عالم مثال میں بلکہ عالم تمثیل میں تجلّی تدلّی کے لیے ایک تشبیہ پیدا ہوئی جو عبارت ہے ذات اقدس سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم اور اللہ تعالےٰ متعالی ہے تشبیہ سے

ہاں پہلی تجلّی جو فرمائی ہے اوسیکا نام ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور اس تجلّی کی اور تجلّیات کی گئی ہیں اونکا نام ہے انبیاء کرام ومرسلین
عظام علیہم الصلاۃ والسلام جس طرح امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ کے کلام سے اوپر بیان ہوا آگے فرمایا جاتا ہے الرحمن الرحیم
مدح کا قاعدہ ہے کہ اختصاص پر دلالت کرتی ہے الرحمن الرحیم
سے پہلے لایا گیا الرحمن کہ رحمت کاملہ بالغہ رب تبارک وتعالے
کے ساتھ خاص ہے پھر فرمایا گیا الرحیم یعنی مطلق رحمت ہی اوس کے
ساتھ خاص ہے ربّ العزۃ کی بے انتہا صفات ہیں یہ کیا ہے جن سے
تمام صفات آلہیہ کو رحمت کے پردے میں دکھایا القہار المنتقم
نہیں فرمایا جاتا الرحمن الرحیم خالص رحمت دکھائی جاتی ہے یہ وہی
آئینۂ ذات آلہی ہے جسمیں صفات قہریہ بھی آکر خالص رحمت سے متلبس
ہوجاتی ہیں وما ارسلنك الا رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ
وصحبہ وبارک وسلم اولین کے لیے رحمت آخرین کے لیے رحمت ملئکہ
کے لیے رحمت تمام مومنین کے لیے رحمت یہاں تک کہ دنیا میں وہ
کافرین مشرکین منافقین مرتدین کے لیے بھی رحمت ہیں یہ لوگ بھی آج
اونکی رحمت سے دنیا میں عذاب سے محفوظ ہیں ما کان اللہ لیعذبھم
وانت فیھم اللہ اس لیے نہیں کہ اونھیں عذاب کرے جب تک اے
رحمت عالم تم اونمیں ہو اسی لیے ادریس علیہ الصلاۃ والسلام کی طرح
ورفعنٰہ مکانا علیا اختیار نہ فرمایا گیا حالانکہ اونکے غلام واہل محبت
کی نعش تک آسمان پر اوٹھالی گئی ہے سیدی عمر بن الفارض رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے جنگل میں ایک جنازہ دیکھا اکابر اولیا جمع ہیں مگر نماز نہیں

ہوتی انھوں نے تاخیر کا سبب پوچھا کہا امام کا انتظار ہے ایک صاحب
کو نہایت جلدی کرتے ہوئے پہاڑ سے اوترتے دیکھا جب قریب
آئے معلوم ہوا کہ یہ وہ صاحب ہیں جن سے شہر میں لڑکے ہنستے اور
چلتیں لگاتے ہیں وہ امام ہوئے سب نے اونکی اقتدا کی نماز ہی میں
بکثرت سبز پرندوں کا نعش کے گرد مجمع ہو گیا جب نماز ختم ہوئی نعش
کو اپنی منقاروں میں لیکر آسمان پر اوڑتے ہوئے چلے گئے انھوں نے
پوچھا جواب ملا یہ اہل محبت ہیں ان کی میت بھی زمین پر نہیں رہنے
پاتی مگر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں تشریف رکھنا
پسند فرمایا کہ خلق کے لیے عذاب عالم سے امان ہو جنت تو حضور کی
رحمت کا پر تو ہے ہی دوزخ بھی حضور کی رحمت سے بنی ہے کہ یہاں
صفات قہر یہ بھی رحمت ہی کی تجلی میں ہیں جنت کا رحمت ہونا ظاہر حضور
کے نام لیووں کی جاگیر ہے دوزخ کا بنانا بھی رحمت ہے دو وجہ سے
دنیا میں بادشاہ کی اطاعت تین ذرائع سے ہوتی ہے اول بادشاہ کی اطاعت
خاص اس لیے کہ وہ بادشاہ ہے دوسرے کچھ انعام کا لالچ دیا جاتا ہے
کہ ہمارے احکام مانوگے تو یہ یہ انعام ملیں گے یہ رحمت ہے۔ تیسرے
قاسی سرکش جو انعام کی پروا نہیں کرتے اطاعت نہیں کرتے اونکو سزائیں
سنا کر ڈرایا جاتا ہے کہ اگر اطاعت نکروگے تو زندان میں بھیجے جاؤگے
وہ انعام تو عین رحمت ہے ظاہر ہے اور یہ کوڑا عذاب کا یہ بھی رحمت
ہے اس لیے کہ رحمت ہی سے ناشی ہے کہ جیلخانہ سے ڈر کر سزا کے
مستحق نہوں اطاعت کریں انعام کے مستحق ہوں تو دوزخ بھی رحمت
ہے کہ دنیا کو ڈر کے باعث گناہوں سے بچانے والی ہے۔ دوسری

وجہ یہ کہ کفار نے اللہ کے محبوبوں کو ایذا دی اونکی توہین کی رب العزۃ
نے اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کے لیے دوزخ کو پیدا فرمایا قدر
ضد کی ضد سے معلوم ہوا کرتی ہے گرمی کی قدر سردی سے سردی کی
گرمی سے چراغ کی اندھیرے سے معلوم ہوتی ہے کہ الاشیاء تعرف
باضدادھا تو اہل جنت کو یہ دکھانا ہے کہ دیکھو اگر تم بھی محبوبان خدا
کا دامن نہ تھامتے ان کی طرح تمھاری جگہ بھی یہی ہوتی اوسوقت محبوبان
خدا کے دامن تھامنے کی قدر کھلے گی ولله الحمد وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وصحبہ وبارک وسلم اللھم صل علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد معدن الجود
والکرم و آلہ الکرام اجمعین حضور تمام جہان کے لیے رحمت
ہیں رحمت آلہی کے معنی ہیں بندوں کو ایصال خیر فرمانے کا ارادہ تو
رحمت کے لیے دو چیزیں درکار ہیں ایک مخلوق جسکو خیر پہنچائی جائے
دوسری خیر اور دونوں متفرع ہیں وجود نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
پر اگر حضور نہوتے نہ کوئی خیر ہوتی نہ کوئی خیر کا پانے والا تو رحمت آلہی
کا ظہور نہوا مگر صورت وجود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں تمام نعمتیں تمام
کمالات تمام فضائل متفرع ہیں وجود پر اور تمام عالم وجود متفرع ہی
حضور کے وجود پر تو سب پر حضور ہی کے طفیل رحمت ہوئی ملک ہو
خواہ نبی یا رسول جسکو جو نعمت ملی حضور ہی کے دست عطا سے ملی
حضور نعمتہ اللہ ہیں قرآن عظیم نے اونکا نام نعمتہ اللہ رکھا ان الذین
بدلوا نعمۃ اللہ کفرا کی تفسیر میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نعمۃ اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعمتہ اللہ
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ولہذا اونکی تشریف آوری کا تذکرہ امتثال

آلہی ہے قال تعالیٰ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سب نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے یہی تشریف آوری ہے جسکے طفیل دنیا قبر حشر۔ برزخ۔ آخرت غرض ہر وقت ہر جگہ ہر آن نعمت ظاہر و باطن سے ہمارا ایک ایک رونگٹا متمتع اور بہرہ مند ہے اور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے رب کے حکم سے اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا مجلس میلاد میں ہوتا ہے مجلس میلاد آخر وہی شے ہے جس کا حکم رب العزۃ دے رہا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث مجلس مبارک کی حقیقت مجمع المسلمین کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری وفضائل جلیلہ وکمالات جمیلہ کا ذکر سنانا ہے نبد یا رقعہ بانٹنا یا طعام وشیرینی کی تقسیم اوسکا جزء حقیقت نہیں نہ ان میں کچھ حرج اول دعوت الی الخیر ہے اور دعوت الی الخیر بیشک خیر ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے ومن احسن قولا ممن دعی الی اللہ اوس سے زیادہ کسکی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے صحیح مسلم شریف میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعی الی ھدی کان لہ الاجر مثل اجور من تبعہ ولا ینقص ذلک من اجورھم شیأ جو لوگوں کو کسی ہدایت کی طرف بلائے جتنے اوسکا بلانا قبول کریں اون سب کے برابر ثواب اوسے ملے اور اونکے ثواب میں کچھ کمی نہو اور اطعام طعام یا تقسیم شیرینی بر وصلہ واحسان وصدقہ ہے اور اور یہ سب شرعاً محمود ان مجالس سے لیے ایک تمھیں نہیں ملائکہ بھی تداعی کرتے ہیں جہاں مجلس ذکر شریف ہوتے دیکھی ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کہ آؤ یہاں تمھارا مطلوب ہے پھر وہاں سے آسمان تک چھا جاتے ہیں تم دنیا کی مٹھائی بانٹتے ہو اودھر سے رحمت کی شیرینی تقسیم ہوتی ہے وہ بھی ایسی

عام کہ نامستحق کو بھی حصہ دیتے ہیں ھم القوم لا یشقٰی بہم جلیسہم ان لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا یہ مجلس آج سے نہیں آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے خود کی اور کرتے رہے اور اون کی اولاد میں برابر ہوتی رہی کوئی دن ایسا نتھا کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام ذکر حضور نکرتے ہوں اوّل روز سے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تعلیم ہی یہ فرمایا گیا کہ میرے ذکر کے ساتھ میرے حبیب ومحبوب کا ذکر کیا کرو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم جس کے لیے عملی کارروائی یہ کی گئی کہ جب روح الٰہی آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے پتلے میں داخل ہوتی ہے آنکھ کھلتی ہے نگاہ ساق عرش پر ٹھہرتی ہے لکھا دیکھتے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم عرض کی الٰہی یہ کون ہے جسکا نام پاک تونے اپنے نام اقدس کے ساتھ لکھا ہے ارشاد ہوا اے آدم وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا پیغمبر ہے وہ نہوتا تو میں تجھے نہ بناتا لولا محمد ما خلقتک ولا ارضا ولا سماء اُسی کے طفیل میں تجھے پیدا کیا اگر وہ نہوتا نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ زمین وآسمان بناتا تو کنیت اپنی ابو محمد کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم آنکھ کھلتے ہی نام پاک بتایا گیا پھر ہر وقت ملائکہ کی زبان سے ذکر اقدس سنایا گیا وہ مبارک سبق عمر بھر یاد رکھا ہمیشہ ذکر اور چرچا کرتے رہے جب زمانہ وصال شریف کا قریب آیا شیث علیہ الصلاۃ والسلام سے ارشاد فرمایا اے فرزند میرے بعد تو خلیفہ ہوگا عماد تقوی وعروۂ وثقی کو نہ چھوڑنا العروۃ الوثقی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عروۂ وثقی محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اللہ کو یاد کرے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ضرور کرنا فانی رایت الملئکۃ تذکرہ فی کل ساعۃ کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا ہر

گھڑی امن کی یاد میں مشغول ہیں اسی طور پر چرچا اونکا ہوتا رہا۔ پہلی انجمن روز میثاق جمائی گئی اوسمیں حضور کا ذکر تشریف آوری ہوا واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین فمن تولی بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون۔ جب عہد لیا اللہ نے نبیوں سے کہ بیشک میں تمھیں کتاب وحکمت عطا فرماؤں پھر تشریف لائیں تمھارے پاس وہ رسول تصدیق فرمائیں اون باتوں کی جو تمھارے ساتھ ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اور ضرور ضرور اونکی مدد کرنا قبل اسکے کہ انبیا کچھ عرض کرنے پائیں فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اسپر میرا بھاری ذمہ لیا عرض کی ہمنے اقرار کیا فرمایا تو آپسمیں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں سے ہوں پھر جو کوئی اس اقرار کے بعد پھر جائے وہی لوگ بے حکم ہیں مجلس میثاق میں رب العزۃ نے تشریف آوری حضور کا بیان فرمایا اور تمام انبیا علیہ الصلاۃ والسلام نے سنا اور انقیاد واطاعت حضور کا قول دیا اُن کی نبوت ہی مشروط تھی حضور کے سطیع وامتی بننے پر تو سب سے پہلے حضور کا ذکر تشریف آوری کرنے والا اللہ ہے کہ فرمایا ثم جاءکم رسول پھر تمھارے پاس وہ رسول تشریف لائیں اور ذکر پاک کی سب میں پہلی مجلس انبیا ہے علیہم الصلاۃ والسلام جسمیں پڑھنے والا اللہ اور سننے والے انبیاء اللہ غرض اسی طرح ہر زمانے میں حضور کا ذکر ولادت وتشریف آوری ہوتا رہا ہر قرن میں انبیا ومرسلین آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر ابراہیم وموسیٰ وداؤد وسلیمان وذکریا علیہم الصلاۃ والسلام تک تمام نبی ورسول اپنے

اپنے زمانے میں مجلس حضور ترتیب دیتے رہے یہاں تک کہ وہ سب میں پچھلا ذکر تشریف سنانے والا کنواری ستھری پاک بتول کا بیٹا جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لیے یعنی سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام تشریف لایا فرماتا ہوا مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں بشارت دیتا ہوں اون رسول کی جو عنقریب میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جنکا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین و بارک وسلم یہ ہے مجلس میلاد۔ جب زمانہ ولادت شریف کا قریب آیا تمام ملک وملکوت میں محفل میلاد تھی عرش پر محفل میلاد فرش پر محفل میلاد ملائکہ میں مجلس میلاد ہو رہی تھی خوشیاں مناتے حاضر آئے ہیں سر جھکائے کھڑے ہیں جبرئیل ومیکائیل حاضر ہیں علیہم الصلاۃ والسلام اوس دولھا کا انتظار ہو رہا ہے جس کے صدقے میں یہ ساری برات بنائی گئی ہے سبع سموت میں عرش و فرش پر دھوم ہے ذرا انصاف کرو تھوڑی سی مجازی قدرت والا اپنی مراد کے حاصل ہونے پر جسکا مدت سے انتظار ہو اب وقت آیا ہے کیا کچھ خوشی کا سامان نکریگا وہ عظیم مقتدر جو چھ ہزار برس پیشتر بلکہ لاکھوں برس سے ولادت محبوب کے پیش خیمے تیار فرما رہا ہے اب وقت آیا ہے کہ وہ مراد المرادین ظہور فرمانے والے ہیں یہ قادر علی کل شئی کیا کچھ خوشی کے سامان مہیا نفرمائے گا۔ شیاطین کو اوسوقت جلن ہوئی تھی اور اب بھی جو شیطان ہیں جلتے ہیں اور ہمیشہ جلیں گے غلام تو خوش ہو رہے ہیں ان کے ہاتھ تو ایسا دامن آیا کہ یہ گر رہے تھے اوسنے بچا لیا ایسا سنبھالنے والا ملا کہ اوسکی نظیر نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین و بارک وسلم ایک آدمی ایک کو بچا سکتا ہے دو کو بچا سکتا ہے کوئی قوی ہوگا زیادہ سے زیادہ بیس کو بچالے گا یہاں کروڑوں اربوں پھسلنے والے اور

بچانے والے وہی ایک انا آخذ بحجزکم عن النار ھلم الی میں تمہارا بند کمر پکڑے کھینچ رہا ہوں ارے میری طرف آؤ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وصحبہ اجمعین و بارک وسلم یہ فرمان صرف صحابہ سے خاص نہیں قسم اوسکی جس نے اونھیں رحمۃ للعالمین بنایا آج وہ ایک ایک مسلمان کا بند کمر پکڑے اپنی طرف کھینچ رہے ہیں کہ دوزخ سے بچائیں صلی اللہ تعالیٰ و علی آلہ وصحبہٖ بارک وسلم الحمد للہ کیا حامی پایا اربوں سے بھی اربوں مراتب زائد گرنیوالوں کو اونکا ایک اشارہ کفایت کر رہا ہے تو ایسے کے پیدا ہونے کا ابلیس اور اوسکی ذریت کو جتنا غم ہو تھوڑا ہے پہاڑوں میں ابلیس اور تمام مردہ سرکش قید کر دیے گئے تھے اوسی کے بیرو اب بھی غم کرتے ہیں خوشی کے نام سے مرتے ہیں ملائکہ سبع سموات دھوم مچا رہے تھے عرش عظیم ذوق و شوق میں ہلتا تھا ایک علم مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب کیا گیا اور بتایا گیا کہ ان کا دار السلطنۃ کعبہ ہے اور انکی سلطنت مشرق سے مغرب تک تمام جہان انھیں کی سلطنت انھیں کی قلمرو میں داخل ہے اوس مراد کے ظاہر ہونے کی گھڑی آپہنچی کہ اول روز سے اوسکی محفل میلاد اوس کے خیر مقدم کی مبارکباد دھوم رہی ہے قادر علی کل شی نے اوسکی خوشی میں کیسے کچھ انتظام فرمائے ہونگے جبرئیل امین ایک پیالہ شربت جنت کا سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے لیکر حاضر ہوتے اوس کے نوش فرمانے سے وہ دہشت زائل ہوگئی جو ایک آواز سننے سے پیدا ہوئی تھی۔ پھر ایک مرغ سپید کی شکل بنکر اپنا پر سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے ملکر عرض کرنے لگے۔

اظہر یا سید المرسلین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا اکرم الاولین والاخرین جلوہ فرمائے اے تمام رسولوں کے سردار جلوہ فرمائے اے تمام انبیا کے خاتم جلوہ فرمائے اے سب اگلوں پچھلوں سے زیادہ کریم یا اور الفاظ ان کے ہم معنی مطلب یہ کہ دونوں جہان کے دولھا برات سج چکی اب جلوہ افروزی سرکار کا وقت ہے۔

فظھر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کالبدر المنیر

پس حضور اقدس صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوئے جیسے چودھویں رات کا چاند

ان لفظوں پر قیام ہوا جسمیں منوّر جہ بتیہ طیبہ ہو کر یہ درود عرض کیا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

درود و سلام حضور پر اے اللّٰہ کے رسول

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللّٰہ

درود و سلام حضور پر اے اللّٰہ کے نبی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ

درود و سلام حضور پر اے اللّٰہ کے پیارے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللّٰہ

درود و سلام حضور پر اے تمام مخلوق الٰہی سے بہتر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سراج افق اللّٰہ

درود و سلام حضور پر اے منتہائے آسمان الٰہی کے آفتاب

الصلوٰۃ والسلام علیک یا قاسم رزق اللّٰہ

درود و سلام حضور پر اے رزق الٰہی کے تقسیم فرمانیوالے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا مبعوث بتیسیر اللّٰہ ورفق اللّٰہ

درود و سلام حضور پر اے وہ کہ اللّٰہ کی آسانی اور نرمی کیساتھ بھیجے گئے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا زینۃ عرش اللّٰہ

درود و سلام حضور پر اے عرش الٰہی کی رونق

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین

درود و سلام حضور پر اے تمام رسولوں کے سردار

الصلاۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

درود و سلام حضور پر اے تمام انبیا کے خاتم

الصلاۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

درود و سلام حضور پر اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے

الصلاۃ والسلام علیک یا اکرم الاولین والاخرین

درود و سلام اے تمام اگلے پچھلوں سے زیادہ کرم والے

الصلاۃ والسلام علیک یا نبی الانبیاء

درود و سلام حضور پر اے سب نبیوں کے نبی

الصلاۃ والسلام علیک یا عظیم الرجاء

درود و سلام حضور پر اے وہ جنسے بہت بڑی امید ہے

الصلاۃ والسلام علیک یا عمیم الجود والعطاء

درود و سلام حضور پر اے وہ جن کی بخشش وعطا سب پر عام ہے

الصلاۃ والسلام علیک یا ماحی الذنوب والخطاء

درود وسلام حضور پر اے تمام گناہوں اور خطاؤں کے محو فرمانے والے

الصلاۃ والسلام علیک یا حبیب رب الارض والسماء

درود و سلام حضور پر اے مالک زمین و آسمان کے پیارے

الصلاۃ والسلام علیک یا مصحح الحسنات

درود و سلام حضور پر اے نیکیوں کے درست فرمانے والے

الصلاۃ والسلام علیک یا مقیل العثرات

درود و سلام حضور پر اے لغزشوں کے معاف فرمانیوالے

الصلاۃ والسلام علیک یا نبی الحرمین

درود و سلام حضور پر اے دونوں حرم کے نبی

الصلاۃ والسلام علیک یا امام القبلتین

درود و سلام حضور پر اے دونوں قبلوں کے امام

الصلاۃ والسلام علیک یا سید الکونین

درود و سلام حضور پر اے دونوں جہان کے سردار

الصلاۃ والسلام علیک یا وسیلتنا فی الدارین

درود و سلام حضور پر اے دونوں جہان میں ہمارے وسیلے

الصلاۃ والسلام علیک یا صاحب قاب قوسین

درود و سلام حضور پر اے قاب قوسین والے

الصلاۃ والسلام علیک یا من زینہ اللہ من کل زین

درود و سلام حضور پر اے وہ جنکو اللہ نے ہر زینت سے آراستہ فرمایا

الصلاۃ والسلام علیک یا جد الحسن والحسین

درود و سلام حضور پر اے حسن وحسین کے جد کریم

الصلاۃ والسلام علیک یا من نزھہ اللہ من کل شین

درود و سلام حضور پر اے وہ جنکو اللہ نے ہر عیب سے پاک فرمایا

الصلاۃ والسلام علیک یا سر اللہ المخزون

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے محفوظ راز

الصلاۃ والسلام علیک یا در اللہ المکنون

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے پوشیدہ موتی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نور الافئدۃ والعیون
درود و سلام حضور پر اے دلوں اور آنکھوں کی روشنی
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سرور القلب المحزون
درود و سلام حضور پر اے دلِ غمگین کی خوشی
الصلوٰۃ والسلام علیک یا عالم ما کان وما یکون
درود و سلام حضور پر اے تمام گزشتہ و آئندہ کے جاننے والے
الصلوٰۃ والسلام علیک وعلیٰ اٰلک
درود و سلام حضور پر اور حضور کے آل
وصحبک وابنک وحزبک واولیاء
واصحاب اور بیٹے اور گروہ اور امت کے اولیا اور
امتک وعلماء ملتک وسائر اھل
دین کے علما اور حضور کے سب نام لیووں پر
کلمتک اجمعین دائما ابد
ہمیشہ ہمیشگی والوں کی ہمیشگی تک اور
الاٰبدین وسرمد الداھرین
بے نہایت جاودانیوں کی جاودانی تک
اٰمین والحمد للہ رب العلمین۔ ط
الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک
ہے سارے جہان کا۔

تمّت بالخیر

فتاویٰ رضویہ کتاب النکاح حصّہ سوم باب العلیٰ بہار شریعت حصّہ ہشتم - قلادہ بخشش - وہابی عقائد نامہ حصّہ دوم